AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com/

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فاروق روکھڑی کی شاعری میں حب الوطنی: نفسیاتی محرکات

سکالر محمد اشفاق

پی ایچ ڈی سکالر۔ شعبہ اردو، اسلامیہ کالج پشاور

نگران ڈاکٹر جہانزیب شعور

پروفیسر۔ شعبہ اردو، اسلامیہ کالج پشاور

Abstract:

Patriotism, literature, poetry, and psychology are deeply intertwined, as they all contribute to shaping the individual's identity and sense of belonging. Patriotism, as a psychological force, fosters emotional attachment to one's country, influencing both collective and personal well-being. Poetry and literature, through the words of poets, capture these emotions, creating a shared national identity and collective pride.A poet-92s expression of love for their nation often reflects psychological aspects such as loyalty, pride, and sacrifice. This connection through poetry not only strengthens national identity but also nurtures psychological resilience, fostering a sense of belonging and purpose. Literature becomes a psychological tool, reflecting both the struggles and triumphs of the nation, enhancing mental well-being. patriotism, when expressed through poetry and literature, serves as a psychological anchor, helping individuals navigate their emotional connection to their homeland while fostering unity and collective growth.

فریڈک نیٹشے ایک عظیم فلاسفر تھا۔ اس نے کہا:

شاعری تاریخ سے زیادہ بہتر اور فلسفیانہ ہے؛ کیونکہ شاعری عمومی باتوں کو ظاہر کرتی ہے، اور تاریخ صرف خاص باتوں کو بیان کرتی ہے۔

ارسطو کا یہ قول ادب کی نفسیاتی نوعیت کو بیان کرتا ہے، جہاں شاعری فرد کے اندر کے جذبات اور فکری تجربات کو وسیع تر کائنات سے جوڑ کر پیش کرتی ہے۔

حب الوطنی، ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑتا ہے اور اس کے احساسات اور جذبات کی شدت میں غیر معمولی تبدیلیاں لاتا ہے۔ یہ جذبہ فرد کو اپنی سرزمین اور قوم کے لیے قربانیاں دینے پر آمادہ کرتا ہے، اور جب یہ جذبہ ادب میں منتقل ہوتا ہے، تو ایک نیا رنگ اختیار کرتا ہے۔ شاعر اپنی شاعری کے ذریعے اپنے وطن سے محبت، اس کے بارے میں جذبات اور اس کی آزادی و ترقی کے لیے کی جانے والی قربانیوں کو بیان کرتے ہیں۔ پاکستان کے عظیم شاعر فاروق روکھڑی کی شاعری میں حب الوطنی ایک مرکزی موضوع ہے۔ آپ نے نہ صرف اپنے وطن سے محبت کا اظہار کیا بلکہ آپ نے اپنے وطن کی آزادی کے لیے کی جانے والی قربانیوں اور اس کی ترقی کی خواہش کو بھی اپنی شاعری میں شامل کیا۔ آپ کی شاعری میں نفسیاتی پہلو بھی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ آپ نے اپنے وطن کی محبت کو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ یہ ایک فرد کے اندر کی نفسیاتی حالت، جذبات اور تجربات کی عکاسی کرتا ہے۔

سگمنڈ فرایڈ نے کہا تھا :

("ادب انسانی جذبات اور نفسیاتی الجھنوں کا عکس ہے، جہاں تخلیق کار اپنی لاشعوری خواہشات، خوف اور خوابوں کو الفاظ میں ڈھالتا ہے"(۲

یہاں یہ بات فاروق روکھڑی کی شاعری میں مکمل طور پر واضح ہوتی ہے۔ کہ اس کی شاعری نا صرف اس کے ذاتی جذبات کا اظہار ہے بلکہ اس کے لاشعور میں موجود حب الوطنی کے نفسیاتی محرکات کی عکاسی بھی کرتی ہے۔

نفسیات اور ادب:

نفسیات اور ادب کے تعلق پر مشہور فلسفی سگمنڈ فرائیڈ کا ایک معروف قول ہے:

'(جہاں بھی میں جاتا ہوں، میں پاتا ہوں کہ ایک شاعر وہاں پہلے ہی پہنچ چکا ہے۔'(۳"

فرائڈاس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ادب، خاص طور پر شاعری، انسانی ذہن کی گہرائیوں، خوابوں، اور لاشعوری خیالات کو سمجھنے میں نفسیات کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ادب انسانی جذبات اور نفسیاتی کیفیات کو دریافت کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نفسیات اور ادب کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ نفسیات انسان کے ذہنی اور جذباتی تجربات کی وضاحت کرتی ہے، جبکہ ادب ان تجربات کی خوبصورتی سے ترجمانی کرتا ہے۔ فاروق روکھڑی کی شاعری میں یہ تعلق واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری نہ صرف ان کے جذبات اور احساسات کا اظہار ہے بلکہ اس میں ایک گہری نفسیاتی جہت بھی موجود ہے جو اس دور کی تاریخ، سیاسی حالات اور سماجی تبدیلیوں کے پس منظر میں جنم لیتی ہے۔ فاروق روکھڑی کی شاعری میں حب الوطنی کا جذبہ اس وقت کی سیاسی، سماجی اور ذاتی تجربات کی عکاسی کرتا ہے۔

آپ کی شاعری میں حب الوطنی کا جذبہ ایک نفسیاتی نقطہ نظر سے اس وقت کے حالات کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ نے وطن کی آزادی اور قیام پاکستان کے وقت کی گہری تکالیف، قربانیوں اور مسلمانوں کی محنت کو اپنے اشعار میں بیان کیا ہے۔ یہ سب کچھ نفسیاتی طور پر ایک شخص کی گہرائیوں میں اتر کر اس کے احساسات کی شدت کو بیان کرتا ہے۔ آپ کے اشعار میں اس نفسیاتی تعلق کو اس طرح بیان کیا گیا

"قافلے خون میں پھر نہا کر چلے
کتنی قربانیاں دیں وطن کے لیے
عصمتیں بھی لٹیں کتنے لاشے اٹھے"

یہ اشعار اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ فاروق روکھڑی نے اپنے وطن کی آزادی کے لیے کی جانے والی قربانیوں کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ ان کی اہمیت کو اپنی شاعری میں اجاگر کیا۔

پاکستان کے لیے محبت: فاروق روکھڑی کے اشعار

فاروق روکھڑی کی شاعری میں حب الوطنی کی جھلکیاں بہت واضح ہیں۔ آپ نے پاکستان کے قیام کے دوران مسلمانوں کی قربانیوں اور مظالم کا ذکر کیا ہے اور اس کا گہرائی سے تجزیہ کیا ہے۔ آپ کا وطن سے محبت کا جذبہ اتنا پختہ تھا کہ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے نہ صرف پاکستان کے قیام کی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ اس کے استحکام اور ترقی کے لیے اپنے خوابوں کا بھی اظہار کیا۔ آپ کی شاعری میں یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ آپ نے پاکستان کی آزادی کو صرف ایک سیاسی واقعہ نہیں سمجھا بلکہ اسے ایک عظیم مقصد کے طور پر پیش کیا۔

آپ کے مشہور اشعار دیکھیے:

"پاک وطن سے اپنی شان
جیوے جیوے پاکستان
دل میں ہو احساس مروت
بھائی چارا، پیار، اخوت
منزل ہو گی تب آسان
جیوے جیوے پاکستان
قدم قدم پر پھول کھلائیں
دھرتی کو گلزار بنائیں
اس دھرتی سے اپنی آن
جیوے جیوے پاکستان

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

چاروں بھائی قدم بڑھائیں
یہی ترانہ مل کر گائیں
بچے بوڑھے اور جوان
جیوے جیوے پاکستان
لکھے ہیں فاروق ترانے
دھرتی شمع ہم پروانے
دل بھی حاضر، حاضر جان
جیوے جیوے پاکستان"

یہ اشعار اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ فاروق روکھڑی نے اپنے وطن پاکستان کو اپنی شان اور عظمت کا نشان سمجھا۔ فاروق روکھڑی کے اشعار میں حب الوطنی کا جذبہ نہایت گہرائی اور شدت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے الفاظ میں وطن سے محبت کو ایک لازمی انسانی کیفیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو انسان کی شناخت اور وقار کا حصہ ہے۔ "پاک وطن سے اپنی شان" جیسے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ فرد کی انفرادیت اور اس کی قدر اس کے وطن سے جڑی ہوئی ہے، اور یہ تصور اجتماعی شناخت کے نظریے کو تقویت دیتا ہے۔

شاعر دل میں مروت، بھائی چارے اور اخوت جیسے جذبات کی موجودگی کو منزل کی آسانی سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ جذبات نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی کے ضامن ہیں بلکہ فرد کی نفسیاتی خوشحالی کے لیے بھی اہم ہیں۔ محبت اور اتحاد کی یہ دعوت انسان کے اندر دوسرے لوگوں کے ساتھ مضبوط جذباتی تعلق پیدا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

فاروق روکھڑی کی شاعری میں قربانی کا تصور بھی نمایاں ہے۔ "دھرتی شمع ہم پروانے" اور "دل بھی حاضر، حاضر جان" جیسی تراکیب حب الوطنی کے اس پہلو کو اجاگر کرتی ہیں جو انسان کو اپنی ذات سے بالاتر ہو کر قومی مفادات کے لیے قربانی دینے پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ ایثار اور وفاداری کے جذبات کسی بھی معاشرے کی بقا اور ترقی کے لیے اہم ہیں۔

شاعر بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو ایک ترانے میں یکجا کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ حب الوطنی کا جذبہ ہر عمر اور طبقے میں یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ یہ پہلو معاشرتی شمولیت اور اتحاد کو فروغ دیتا ہے، جو کسی قوم کی ترقی کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ فاروق روکھڑی کی شاعری سامعین میں قومی فخر، امید اور اجتماعی ذمہ داری کے جذبات ابھارتی ہے۔ ان اشعار کے ذریعے وہ یہ پیغام دیتے ہیں کہ محبت، اتحاد اور قربانی کے ذریعے ایک روشن اور خوشحال وطن کا خواب حقیقت بن سکتا ہے۔ ان کے الفاظ نہایت سادہ مگر اثر انگیز ہیں، جو دل میں وطن کی محبت کو مزید گہرا کرتے ہیں۔ یہ اشعار اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ فاروق روکھڑی کا خواب تھا کہ پاکستان میں بھائی چارے اور محبت کی فضا ہو، تاکہ یہاں کی ترقی اور خوشحالی کا راستہ ہموار ہو سکے۔ آپ کی شاعری میں یہ پیغام واضح طور پر آتا ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اتحاد کے جذبے کے ساتھ نہیں رہیں گے، ہم اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔ فاروق روکھڑی کا نظریہ حب الوطنی ایک آفاقی حقیقت کا آئینہ ہے۔ حب الوطنی پر ارسطو نے اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے

وہ کہتا ہے۔

(جمہوری ریاست کی بنیاد آزادی پر ہے، اور آزادی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہمارے اندر حب الوطنی کا جذبہ ہو"(۴)

ایک نظم "دعا" میں آپ پاکستانیوں کو اتفاق اور پیار سے رہنے کی دعا دے رہیں اور فرماتے ہیں

مل کے بیٹھیں بل کے سوچیں اس وطن کے واسطے"
چاروں بھائیوں میں اخوت اور الفت عام کر"

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فاروق روکھڑی کے ان اشعار میں حب الوطنی کا گہرا جذبہ اتحاد اور اجتماعی ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔"مل کے بیٹھیں بل کے سوچیں اس وطن کے واسطے" میں اور سماجی (Collective Wisdom) اجتماعی فکری عمل اور باہمی مشاورت کو ایک اہم قومی قدر کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ تصور نفسیات میں اجتماعی دانش کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، جہاں فرد کی ذاتی سوچ اور عمل معاشرتی اور قومی مفاد کے لیے ہم آہنگ ہو۔ (Social Bonding) تعلقات

شاعر کی جانب سے "چاروں بھائیوں میں اخوت اور الفت عام کر" کی ترغیب اتحاد اور محبت کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ نفسیاتی طور پر، یہ جذبات معاشرتی ہم آہنگی کے ضامن ہیں، جو ایک مضبوط قوم کی تشکیل کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اخوت اور الفت کے جذبات نہ صرف افراد کو ایک دوسرے (Social Harmony) کے قریب لاتے ہیں بلکہ قومی سطح پر باہمی احترام اور تعاون کو فروغ دیتے ہیں۔ فاروق روکھڑی کے یہ اشعار سامعین کو اس بات کا احساس دلاتے ہیں کہ ایک کامیاب اور مضبوط وطن کے لیے اجتماعی جدوجہد اور باہمی تعلقات کی اہمیت کیا ہے۔ یہ اشعار حب الوطنی کو ایک ایسے نفسیاتی محرک کے طور پر پیش کرتے ہیں جو نہ صرف فرد کو قوم کے لیے قربانی دینے پر آمادہ کرتا ہے بلکہ قومی اتحاد کے لیے مشترکہ کوششوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ ان اشعار میں شاعر نے حب الوطنی کو صرف جذباتی وابستگی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس جذبے کو عمل کے ساتھ جوڑ کر سامعین کو عملی اقدامات کی جانب راغب کیا ہے۔ یہ پیغام اس بات کا عکاس ہے کہ حقیقی حب الوطنی صرف احساس تک محدود نہیں بلکہ یہ احساس قومی ذمہ داری کے عملی مظاہر میں بھی ظاہر ہونا چاہیے۔

فاروق روکھڑی کی نظم "چودہ اگست" اور آزادی کی اہمیت:

چودہ اگست کے دن بہت خوش ہوا کرتے تھے اور چودہ اگست یوم آزادی کو بڑے جوش و خروش سے مناتے تھے۔ آپ اس دن کو ایک مقدس دن سے تشبیہ دیتے تھے۔ آپ کے مطابق یہ وہ مقدس دن ہے جس دن غلامی کی زنجیریں ٹوٹی تھیں، جس دن تاریکیاں ختم ہوئیں اور ہر طرف روشنی پھیل گئی تھی۔ اس حوالہ سے فاروق روکھڑی کی ایک نظم "چودہ اگست" کے کچھ اشعار بطور نمونہ تحریر کر رہا ہوں۔

آج کا دن مقدس مبارک بھی ہے"
آج ٹوٹی غلامی کی زنجیر تھی
تیرہ بختی کا نام و نشان مٹ گیا
"آج بھاری اندھیروں پر تنویر تھی

فاروق روکھڑی کے یہ اشعار حب الوطنی کے جذبات کو گہرائی اور شدت سے بیان کرتے ہیں۔ شاعر نے آزادی کے دن کو مقدس قرار دے کر اس کی روحانی اور جذباتی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ نفسیاتی پہلو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آزادی کی خواہش انسانی فطرت کا ایک بنیادی حصہ ہے، جو غلامی کے جبر سے نجات حاصل کرنے کے بعد انسان کو روحانی اور جذباتی سکون فراہم کرتی ہے۔

آج ٹوٹی غلامی کی زنجیر تھی" اور "تیرہ بختی کا نام و نشان مٹ گیا" جیسے اشعار آزادی کے حصول کے ساتھ وابستہ جذباتی سکون اور غلامی کے تکلیف دہ اثرات کے خاتمے کی" علامت ہیں۔ نفسیاتی طور پر یہ آزادی کو ایک ایسی کیفیت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو افراد اور قوموں کی اجتماعی ذہنی حالت کو مثبت انداز میں بدل سکتی ہے۔

آج بھاری اندھیروں پر تنویر تھی" کے ذریعے شاعر نے روشنی اور اندھیروں کو علامتی طور پر پیش کیا ہے۔ یہ روشنی آزادی، خوشحالی اور امید کی نمائندگی کرتی ہے، جب کہ " جیسے عناصر کو فروغ دیتی ہے، جو فرد (Autonomy) اور خود مختاری (Hope) اندھیرے غلامی، جبر اور مایوسی کی علامت ہیں۔ نفسیاتی نقطہ نظر سے یہ تبدیلی امید اور قوم دونوں کی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ شاعر نے آزادی کو ایک نئی زندگی کے آغاز سے تشبیہ دی ہے۔ یہ الفاظ نفسیاتی طور پر آزادی کے اس پہلو کی نشاندہی کرتے ہیں جو نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی اور جذباتی سطح پر بھی نئی توانائی اور مقصد فراہم کرتا ہے۔ یہ جذبہ قوم کو نہ صرف ماضی کی غلامی کے اثرات سے نکلنے میں مدد دیتا ہے بلکہ ایک روشن اور بہتر مستقبل کی جانب بڑھنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ فاروق روکھڑی کے یہ اشعار حب الوطنی کے جذبات کو ایک جامع اور گہرے انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان میں آزادی کی خوشی، غلامی کے خاتمے کا سکون اور روشن مستقبل کی امید جیسے نفسیاتی عناصر شامل ہیں، جو کسی بھی قوم کے جذباتی اور اجتماعی شعور کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔-04-?04?

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فاروق روکھڑی کو پاکستان سے بے پناہ محبت تھی۔آپ کو سن اکہتر میں پاکستان کے دو ٹکڑے ہونے کا انتہائی دکھ تھا۔آپ نہیں چاہتے تھے کہ پاکستان کسی ?04-?04- بھی لحاظ سے کمزور ہوں۔اس طرح دو ٹکڑے ہو جیسے آپ کا دل خون کے آنسو روتا ہے جو آپ نے اپنے کلام میں کچھ یوں بیان کی ہے۔

"سن اکہتر میں پھر ایک سازش ہوئی
جس کو داغ ندامت کہوں تو بجا
میرا ڈھاکہ میری مسجدوں کا نشان
کچھ تو کہیے وہ کیسے جدا ہو گیا
پوچھتی ہے یہ ارض وطن ساتھیو"

اقبال کا اثر: فاروق روکھڑی کی شاعری میں علامہ اقبال کی گونج

فاروق روکھڑی کی شاعری میں جہاں حب الوطنی کے جذبات نظر آتے ہیں، وہاں علامہ اقبال کا اثر بھی واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔اقبال کی شاعری نے نہ صرف مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ انہیں اپنی تقدیر خود لکھنے کا عزم دیا۔اقبال نے مسلمانوں کو بتایا کہ وہ اپنی تقدیر کا خود فیصلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور انہیں اپنے اندر کی خودی کو پہچان کر ترقی کی راہوں پر گامزن ہونا ہو گا۔فاروق روکھڑی نے اقبال کے پیغام کو نہ صرف سمجھا بلکہ اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی۔آپ نے اقبال کے حوالے سے اپنے اشعار میں یہ اظہار کیا کہ آپ اقبال کی شاعری سے متاثر ہیں اور ان کے پیغام کو اپنی شاعری میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

فاروق روکھڑی نے اقبال کے بارے میں یہ شعر لکھا:

"اقبال شرمندہ ہوں میں
احساس میرا مر گیا
لیکن ابھی زندہ ہوں میں"

یہ اشعار اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ فاروق روکھڑی نے اقبال کی شاعری میں چھپی حقیقت کو سمجھا تھا اور وہ ان کے پیغام پر عمل کرنے میں شرمندہ تھے کہ ہم ابھی تک اقبال کے خوابوں کو مکمل نہیں کر پائے۔فاروق روکھڑی کی شاعری میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ ہم نے اقبال کے اس خواب کو ابھی تک حقیقت نہیں بنایا جس کے لیے اقبال نے اپنی شاعری کی۔

پاکستان کے لیے اقبال کا پیغام:

اقبال نے مشہور اشعار میں حب الوطنی کے فلسفے کو واضح طور پر بیان کیا ہے، جیسا کہ:

"اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی"

یہ شعر اقبال کے اس نظریے کی وضاحت کرتا ہے کہ مسلمانوں کا اتحاد اور حب الوطنی ان کے دین اور روحانی اقدار پر مبنی ہے، نہ کہ صرف جغرافیائی یا قومی بنیادوں پر۔علامہ اقبال نے مسلمانوں کو اپنے وطن سے محبت کرنے کی ترغیب دی لیکن اس محبت کو اسلام کے آفاقی اصولوں سے ہم آہنگ کرنے کی ہدایت کی۔ان کے نزدیک، حب الوطنی کا مقصد صرف زمین سے محبت نہیں بلکہ قوم کی اجتماعی فلاح و بہبود اور اس کی روحانی ترقی کے لیے جدوجہد کرنا ہے۔

"اقبال نے حب الوطنی کے بارے میں اپنی واضح رائے اپنے مختلف خطبات اور تحریروں میں پیش کی ہے۔ان کی ایک معروف سٹیٹمنٹ "خطباتِ اقبال (Reconstruction of Religious Thought in Islam) میں ملتی ہے، جہاں وہ کہتے ہیں:

'اسلام کا نصب العین ملت کی بنیاد کسی خاص جغرافیائی خطے یا نسل پر نہیں بلکہ ایک عالمگیر اخوت اور انسانیت پر رکھتا ہے۔حب الوطنی ایک فطری جذبہ ہے، لیکن اسلام اس جذبے کو عالمگیر اصولوں کے تحت دیکھتا ہے۔"(۵)

یہ بیان اقبال کے اس نظریے کو واضح کرتا ہے کہ مسلمانوں کی حب الوطنی ان کی دینی اور روحانی ذمہ داریوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور اسے محدود قومی یا جغرافیائی تعصب سے

بالاتر ہونا چاہیے۔اقبال نے ہمیشہ اپنی شاعری میں حب الوطنی کے جذبے کو اجاگر کیا اور مسلمانوں کو بیدار ہونے کی دعوت دی۔اقبال نے کہا کہ حب الوطنی کا جذبہ انسان کے اندر کی خودی کی طاقت ہے، جو اس کی قوم کو عظمت اور ترقی کی راہ پر لے جا سکتی ہے۔فاروق روکھڑی نے بھی اقبال کے اس پیغام کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا، اور ان کی شاعری میں اقبال کی تعلیمات کی جھلکیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔اقبال کا یہ پیغام تھا کہ مسلمانوں کو اپنی تقدیر بدلنے کے لیے خود کو بیدار کرنا ہوگا اور انہیں اپنے اندر کی طاقت کو پہچاننا ہوگا۔فاروق روکھڑی نے اپنی شاعری میں اس پیغام کو اس طرح پیش کیا:

"پیغام تو کچھ اور تھا
لیکن عمل کچھ اور ہے
تخریب ہی تخریب ہے
تعمیر کا بس شور ہے"

یہ اشعار اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ فاروق روکھڑی نے اقبال کے پیغام کو سمجھا اور ان کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی کوشش کی، لیکن وہ اس بات سے شرمندہ تھے کہ ہم نے ابھی تک اقبال کی منزل کو مکمل نہیں کیا

فاروق روکھڑی کی شاعری میں حب الوطنی ایک گہرا اور نفسیاتی جذبہ ہے جو ان کے ذاتی تجربات، آزادی کے دوران مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی ظلم و ستم کی کہانیاں، اور پاکستان کے قیام کی قربانیوں سے جڑا ہے۔آپ کی شاعری میں نہ صرف حب الوطنی کا اظہار ہے بلکہ آپ نے اس بات کو بھی اپنی شاعری کا حصہ بنایا کہ پاکستان کی ترقی اور اتحاد کے لیے ہمیں ایک ساتھ آنا ہوگا۔فاروق روکھڑی اور علامہ اقبال کی شاعری میں ایک مشترکہ پیغام پایا جاتا ہے، جس میں دونوں شاعروں کا مقصد ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان کی تشکیل ہے۔

حوالہ جات:

1.Friedrich Nietzsche ' The Brith of Tragedy1872. USA ; Wiemar press
2.Siegmund Freud ' The interpretation of dreams 1913 new York : The macmillan company
3.Siegmund Freud ' The interpretation of dreams 1913 new York : The macmillan company
4. ارسطو " "علم سیاسیات"۔ مترجم:ڈاکٹر سعود الحسن خان
5. محمد اقبال" "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ"۔ مترجم ڈاکٹر وحید عشرت" اقبال اکادمی پاکستان